Regd. L. No 5254 245

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ

عَسٰٓی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

تار کا پتہ: الفضل لاہور

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم سہ شنبہ — ۶ شوال ۱۳۷۳ھ

جلد ۸/۴۳ — ۸ ماہ احسان ۱۳۳۳ ہش — ۸ جون ۱۹۵۴ء — نمبر ۱۳۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کراچی تشریف لے گئے

کراچی ۷ رجون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ بخیر و عافیت کراچی پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کل پونے نو بجے صبح ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہوئے تھے۔ ریلوے سٹیشن پر سینکڑوں اہالیان ربوہ نے پرسوز دعاؤں کے ساتھ اپنے پیارے امام کو الوداع کہا۔

حضور کی معیت میں سیدہ ام متین صاحبہ، سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ، صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ان کی بیگم صاحبہ۔ خاندان کے بعض دیگر افراد اور عملہ پرائیویٹ سیکرٹری کے کچھ ارکان بھی تشریف لے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بعد ۱۷ رجون تک مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس کو ربوہ کا مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔ اس تاریخ کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی امیر مقامی ہوں گے۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی میں حضور ایدہ اللہ کا پتہ

کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا۔

"معرفت ایسٹرن سروسز لمیٹڈ نمبر ۱۴ بندر روڈ کراچی"

کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی براہ راست سروس کا افتتاح

حکومت ہر سیاح کے کرائے میں اپنے پاس سے پچاس روپے ادا کریگی۔ افتتاح کے موقعہ پر وزیر اعظم کی تقریر

کراچی ۷ رجون آج وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز کی پہلی براہ راست سروس کا افتتاح کیا۔ یہ سروس کراچی سے ڈھاکہ تک بغیر کہیں رکے کام کریگی وزیر اعظم نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی نرالی جغرافیائی پوزیشن کے پیش نظر اس فضائی سروس کا جاری ہونا تاریخی واقعہ ہے۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کے درمیان ہزار میل سے بھی زیادہ فاصلہ ہے۔ لیکن مواصلات کے جدید ذرائع کی بدولت ہم اس مسافت کو کم کر سکتے ہیں۔ کراچی سے ڈھاکہ تک ہوائی جہاز کو پہنچنے میں اس سے بھی کم وقت لگے گا جتنا ڈھاکہ سے میمن سنگھ کو جانے والی گاڑی کو لگتا ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ وقت اور بھی کم کر دیا جائے۔ دونوں علاقوں کے باشندوں میں میل جول بڑھانے کے لئے حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہوائی جہازوں کے پٹرول پر سے محصول کم کر دیا جائے۔ اس طرح مرکزی حکومت کو ۲۷ لاکھ روپے کی کمی ہوگی۔ حکومت نے کرائے کم کرنے کی خاطر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ سیاحوں کے کرائے میں اپنے پاس سے فی کس پچاس روپے ادا کرے گی۔ اس طرح اسے دس لاکھ روپے کا نقصان ہوگا۔ مسٹر محمد علی نے کہا کہ اس مہینہ کے ختم ہونے سے پہلے کراچی اور لاہور کے درمیان بھی سروس جاری کی جائے گی۔ دفاع کے وزیر مملکت سردار امیر اعظم خاں نے بھی اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انٹرنیشنل ایرلائنز کی سروس کے اجرا سے پاکستان نے قومی ترقی کی طرف ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ آپ نے کہا کہ کچھ عرصہ کے بعد پی۔ آئی۔ اے مشرق وسطی کے راستہ لندن تک بھی اپنی سروس جاری کرے گی۔

اعلاء کلمۃ الحق کے لئے

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا عزم انڈونیشیا

ربوہ ۷ رجون۔ کل مورخہ ۶ رجون صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ حضور پر نور کے ارشاد کے ماتحت اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر انڈونیشیا جانے کے لئے ربوہ سے بذریعہ چناب ایکسپریس کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ کراچی سے ۱۹ رجون کو بحری جہاز کے ذریعہ انڈونیشیا روانہ ہوں گے۔

صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے بطن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بڑے فرزند ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی کے گریجوایٹ اور مولوی فاضل ہیں۔ اور ۱۹۵۲ء میں دینی تعلیم کے حصول کے بعد جامعۃ المبشرین سے "شاہد" کی ڈگری حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کی بیگم صاحبہ سیدہ امۃ السمیع صاحبہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں۔ گذشتہ سال ماہ دسمبر میں آپ کی شادی ہوئی تھی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب موصوف اور ان کی بیگم صاحبہ کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جس بلند مقصد کی خاطر وہ اپنے وطن سے باہر جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس میں کامیابی اور برکت عطا فرمائے۔

ہند چینی کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا مطالبہ

واشنگٹن ۷ رجون۔ امریکی سینٹ کی تعلقات خارجہ کی سب کمیٹی کے صدر نے کہا ہے کہ وقت آ گیا ہے کہ جمہوری دنیا ہند چینی کی صورت حال کو اقوام متحدہ کے سامنے لے آئے۔ انہوں نے کہا بعض لوگ ہند چینی کے مسئلہ کو اس لئے اقوام متحدہ کے سامنے لانے سے ڈرتے ہیں کہ کہیں یہ ادارہ کمزور نہ ہو جائے لیکن اقوام متحدہ کو مضبوط کرنے کا یہی ذریعہ ہے۔ کہ اس قسم کے مسائل کو طے کیا جائے آپ نے کہا اقوام متحدہ کو چاہیئے کہ وہ امن کا مشاہدہ کرنے کے لئے ہند چینی میں وفد بھیجے انہوں نے زور دیا کہ اگر ۶ ماہ پہلے حالات کا صحیح مشاہدہ

سندھ میں تعمیرات عامہ کے کاموں کے لئے دو کروڑ روپے کی مشینوں کی درآمد

کراچی ۷ رجون۔ سندھ کے تعمیرات عامہ کے محکمہ کیلئے دو کروڑ روپے کی مشینیں درآمد کی جا رہی ہیں ان میں سے آدھی کراچی پہنچ چکی ہیں۔ اور باقی عنقریب پہنچنے والی ہیں۔ یہ مشینیں سیلاب کو روکنے کے لئے بند بنانے نہریں کھودنے اور نئے نمونے کی نہریں بنانے کے لئے استعمال کی جائیں گی۔ یہ مشینیں نئی سڑکیں بھی بنائیں گی۔ ان کے ذریعہ بندوں۔ نہروں اور سڑکوں کی دیکھ بھال بھی کی جا سکے گی۔

رابرٹ ہاؤ خرطوم روانہ ہو گئے

لندن ۷ رجون۔ سوڈان کے گورنر جنرل سر رابرٹ ہاؤ بجٹ کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے لندن سے خرطوم روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ سوڈان کے مسئلہ پر بات چیت کرنے کے لئے ایک ماہ سے لندن آئے ہوئے تھے۔

پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کی لائبریری کا افتتاح

کراچی ۷ رجون۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر عبد القادر نے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز کے مقامی کتب خانے کا افتتاح کیا۔ اس کتب خانہ میں بنکنگ کے متعلق تین ہزار کتابیں ہیں۔ آئندہ چھ مہینوں میں اس تعداد میں پانچ سو کتب کا اور اضافہ ہو جائیگا۔

ڈھاکہ ۷ رجون آدم جی جیوٹ ملز میں دوبارہ کام شروع ہو گیا ہے فسادات میں جن مزدوروں کو نقصان پہنچا تھا منتظمین انہیں دوبارہ کام پر لانے کا انتظام کر رہے ہیں۔

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

شوال کے چھ روزے

عن ابی ایوب الانصاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستاً من شوال کان کصیام الدھر (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ایوب انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے۔ پھر اس نے چھ روزے شوال کے بھی رکھے۔ تو یہ ساری عمر کے روزوں کی طرح ہو گئے۔

تحریک وقف زندگی

اسلام کی اشاعت کے لئے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جہاں اور بہت سے امور کے متعلق توجہ دلائی ہے۔ وہاں ایک نہایت اہم اور ضروری مطالبہ تحریک وقف بھی ہے۔ اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کے لئے صرف مالی قربانی ہی کافی نہیں۔ بلکہ ایسے نوجوانوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو مردانہ وار خدمت دین کے لئے میدان میں نکل کر خدا کے دین کی نصرت کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ اس فدیہ کے بغیر اسلام کی ترقی ناممکن ہے۔ دنیا کو پھر سے امن و سلامتی کا پیغام پہونچانے کے لئے ایسے فدائی خدمت گزاروں کی ضرورت ہے جو اس مقصد کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں کو قومی زندگی کے برقرار رکھنے کے لئے اور اسلام کو غالب کرنے کے لئے یہ ارشاد فرمایا ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و ینھون عن المنکر۔ یعنے مسلمانوں میں سے ہر وقت ایک ایسی جماعت تیار رہنی چاہیئے جس کا مقصد وحید نیکیوں کی اشاعت اور برائیوں کی روک تھام ہو۔ پھر اللہ تعالےٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم میری خوشنودی کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کے حصول کا طریق یہ ہے کہ اپنے اموال اور نفوس کو کلیۃً میرے لئے وقف کر دو۔ آج تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالےٰ نے پھر سے باغ اسلام کو سرسبز کرنے اور اس باغ کے ثمرات حسنہ سے نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ اقوام عالم کو متمتع کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ کتنا پاکیزہ ہے یہ مقصد جس مقصد کے لئے اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود کو بھیجا۔ اور کتنی مقدس ہے وہ جماعت جو اس مقصد کو زیادہ سے زیادہ قریب کرنے کے لئے ہر عزیز سے عزیز شے قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس وقت ایسے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

"دنیا میں روپیہ کے ذریعہ کبھی تبلیغ نہیں ہوئی اور جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ وہ روپیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں اپنی تبلیغ کو پہونچا دیگی۔ اس سے زیادہ فریب خوردہ اس سے زیادہ احمق اور اس سے زیادہ دیوانی قوم دنیا میں کوئی نہیں۔ زندگی کی علامت یہ ہے کہ تم میں سے ہر شخص اپنی جان لیکر آگے آئے اور کہے کہ اے امیر المومنین یہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے۔" (خطبہ جمعہ ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء)

وقت کے تقاضا کے مطابق میٹرک پاس گریجوایٹ اور ایم۔ اے پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخل کیا جاتا ہے اور مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد دو سال تک جامعۃ المبشرین میں ٹریننگ دلا کر تبلیغی خدمات کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ مبارک ہیں وہ نوجوان اور ان کے والدین جو سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے بچوں کو وقف کرتے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارا مذہب

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گزران سے کوچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا۔ اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام ہو چکی۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود سے اور احکام و اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی اور ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا۔ جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کا تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔" (ازالہ اوہام)

سابقون الاولون کی انیس سالہ فہرست میں معافی لینے والے کا نام نہیں آئیگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا واضح طور پر یہ ارشاد ہے کہ انیس سالہ فہرست سے کسی دوست کا نام جو متواتر انیس سال دیتا رہا ہے رہ نہ جائے بلکہ وہ مجاہد جو اس جہاد میں اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو چکے ہیں۔ ان کے نام بھی اگر وہ اپنی زندگی میں ادا کرتے رہے ہوں فہرست میں دیئے جائیں گے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید کی بھی یہی کوشش اور اپنی طرف سے پوری جدوجہد ہے اور ہوگی کہ کسی دینے والے کا نام رہ نہ جائے۔ ساتھ ہی اس کے دوستوں کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ نام ان کا فہرست میں آتا ہے۔ جس کے انیس سال پورے ادا ہوں سو ہاں جن کا کچھ بقایا ہو۔ وہ اب جلد تر اپنا بقایا ادا کر کے فہرست میں نام درج کروالیں۔ جوں جوں فہرست بنتی جا رہی ہے۔ بقایا کی اطلاع دی جا رہی ہے۔ اگر کسی کے ذمہ بقایا ہے مگر دفتر سے اطلاع نہیں ملی۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اپنے بقایا کا حساب دفتر سے دریافت فرمالیں۔ لیکن یہ بھی لکھیں کہ انہوں نے پہلے دس سال کا چندہ (جس کا حضور کا اظہار خوشنودی کا دس سالہ سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا گیا تھا۔) کہاں سے وعدہ کیا تھا۔ تا ان کا دس سالہ حساب دسویں سال کے رجسٹر سے مل جائے۔ اور اس کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کہاں کہاں سے وعدے کر کے دیئے۔ تا حساب جلد تر بنا کر بقایا کی اطلاع ہو۔

بعض احباب اپنا کئی سال کا بقایا دیکھ کر معافی لینا چاہتے ہیں۔ ایسے دوستوں کو چاہیئے حضور کی طرف سے معافی تو ہو سکتی ہے۔ لیکن نام بوجہ معافی خالی ہو جانے کے فہرست سے نام نکل جائے گا۔ فہرست میں نام ان کا ہی آتا ہے۔ جنہوں نے متواتر اشاعت اسلام میں انیس سال تک مدد دی ہے پس آپ کو سمجھ لینا چاہیئے کہ انیس سال میں سے اگر کچھ بقایا ہے تو اسے فوری ادا کرنا چاہیئے۔ تا نام فہرست میں آجائے۔

وکیل المال تحریک جدید

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۸ احسان ۱۳۳۰ ہش

"ایک قوم - ایک ملک ایک آواز"

خاتونِ پاکستان محترمہ فاطمہ جناح نے میمن مباحثہ سوسائٹی کے زیر اہتمام عید میلاد کی تقریب میں استقبالیہ خطبہ کے جواب میں صوبائی عصبیت کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ پاکستان کی سیاسیات میں صوبائی عصبیت سے بڑھ کر زہر ہلاہل کوئی چیز نہیں ہے۔ جسے بہر حال ختم کرنا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "صوبائی عصبیت کو محض بُرا کہنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ اسے ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے۔ پاکستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک یہ نعرہ گونجنا چاہیئے۔ "ایک قوم - ایک ملک ایک آواز۔"

اگر ہمارے گھر میں پھوٹ پڑی ہو۔ تو اس صورت میں ہم دنیا میں اسلامی عقائد کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس وقت پاکستان ایک نازک دَور سے گزر رہا ہے۔ اس لئے میں ان لوگوں سے اپیل کرتی ہوں۔ جو غافل ہیں یا مایوس اور شبہات میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کی خاطر ہوشیار ہو جائیں۔ جو ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔ اور جسے ہم نے قیمتی قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے۔"

یہ ایسے الفاظ ہیں۔ کہ جو اگرچہ مختلف طریقوں سے بار بار کہے گئے ہیں۔ مگر جتنی بار بھی دہرائے جائیں کم ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ جب تک یہ الفاظ ہر پاکستانی کے دل پر اس طرح نقش نہ ہو جائیں۔ کہ ہماری ہر حرکت ان الفاظ کی ترجمانی ہو۔ اس وقت تک ہماری کامیابی یقینی نہیں سمجھی جا سکتی۔ کوئی ملک یا کوئی قوم دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ جب تک اس کے ہر شہری اور ہر فرد کی پہلی اور آخری خواہش اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے اپنی نجی خاندانی فرقہ وارانہ قبائلی یا صوبائی خواہشات کو قربان کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ انسان کی ذات۔ خاندان - فرقہ۔ قبیلہ۔ اور صوبہ اپنی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ہم پر اپنی ذات اپنے خاندان - فرقہ۔ قبیلہ اور صوبہ کے بڑے بڑے حقوق ہیں۔ انہیں نگاہ میں رکھنا بھی ہمارا فرض ہے۔ لیکن اگر ہم غور کریں۔ تو ان کے حقوق ان حقوق سے متضاد اور متصادم نہیں ہیں۔ جو ملک و قوم کے ہم پر عائد ہوتے ہیں۔ تھوڑی سی عقل رکھنے والا انسان بھی یہ بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر ہمارا ملک محفوظ اور مستحکم ہوگا۔ اور اگر ہماری قوم باعزت اور باوقار ہوگی۔ تو اسی نسبت سے ہمارا گھر ہمارا قبیلہ۔ ہمارا فرقہ۔ ہمارا خاندان اور ہماری ذات بھی مطمئن و مامون ہوگی۔

اخلاق کے بہت چھوٹے چھوٹے اصول ہیں۔ جن کو اگر زیر نظر رکھا جائے۔ تو ہماری ذات دوسرے شہریوں کی ذات سے ہمارے خاندانی مقاصد دوسروں کے خاندانی مقاصد سے اور ہمارے صوبائی مفادات دوسرے صوبوں کے مفادات سے ٹکرا نہیں سکتے۔ بلکہ اگر ہماری نیت اچھی ہو۔ اگر ہم اپنی ذات۔ اپنے خاندان۔ اپنے قبیلہ۔ اپنے فرقہ اور اپنے صوبہ کی خیریت چاہتے ہیں۔ تو ہمیں دوسروں کی ذات دوسروں کے خاندان دوسروں کے قبیلوں۔ دوسروں کے فرقہ اور دوسرے صوبوں کی خیریت کا بھی اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ خیال رکھنا پڑے گا۔ جس طرح ہم اپنی چیزوں کا خیال رکھتے ہیں۔

جس طرح پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ سندھ بلوچستان وغیرہ پاکستان ہیں۔ اسی طرح مشرقی بنگال بھی پاکستان ہے۔ ایک ہی مقصد کے لئے تمام پاکستان حاصل کیا گیا ہے۔ یہ صرف پنجاب یا صوبہ سرحد یا بلوچستان یا بنگال کے لئے حاصل نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ محترمہ فاطمہ جناح نے فرمایا ہے۔ بلحاظ پاکستان کے ہمارا ایک ہی نعرہ ہونا چاہیئے۔ "ایک قوم - ایک ملک۔ ایک آواز" جب تک ہم اپنی ذہنیت۔ جب تک پاکستان کا ہر شہری اپنی ذہنیت ایسی نہ بنائیگا۔ اس وقت ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ ایک ہی قوم ایک ہی ملک اور ایک آواز ہے۔

بے شک ملک میں جیسا کہ ہر ملک میں ہوتا ہے۔ ایسے عناصر بھی موجود ہیں۔ جو یہاں انتشار چاہتے ہیں۔ جو غیروں کے ایجنٹ ہیں۔ جو ملک و قوم کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ طرح طرح کے فریبوں سے ملک و قوم کے بھولے بھالے عوام کو بہکاتے ہیں۔ اور انہیں ملک میں فسادات برپا کرنے پر اکساتے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ کام ملک و قوم کے سچے اور سمجھدار لکھے پڑھے بہی خواہوں کا ہے۔ کہ وہ عوام کو ایسے لوگوں کے ہتھکنڈوں سے بچائیں۔ اور ان کو اپنے ہی ہاتھ سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے سے محفوظ رکھیں۔

افسوس یہ ہے۔ کہ ہمارے ملک کے بہت سے شرفاء نیک دل ملک کے سچے خیر خواہ بیدار نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے فرائض سے غفلت برتتے ہیں۔ وہ اگرچہ دل سے ایسی باتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ جو ملک و قوم کو تباہ کرنے والی ہیں۔ مگر وہ آگے بڑھ کر ان لوگوں کا ہاتھ پکڑنے سے بھی گریز کرتے ہیں۔ جن کو وہ ایسی تخریبی سرگرمیوں میں مصروف دیکھتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ بعض اوقات ایسے لوگوں کے دلفریب نعروں سے جن کو وہ مذہب یا اقتصادی رنگ دینے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ خود بھی فریب میں آ جاتے ہیں۔ اور بعض وقت غنڈوں کے خوف سے بھی جن کو تخریب پسند عناصر طرح طرح کے لالچوں سے اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔ ان کی اغراض کے ساتھ ہمنوا ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح سستی حفاظت جان و مال کے لئے ملک و قوم کو نادانستہ تباہی کے گڑھے میں دھکیلنے میں ممد و معاون بن جاتے ہیں۔

یہ درست ہے۔ کہ یہ تخریب پسند عناصر اتنا شور و غوغا مچاتے ہیں۔ کہ شرفاء کو صحیح بات سمجھنے کا موقع نہیں دیتے۔ مگر یہ بات ہمارے کردار کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے۔ تخریب پسند لوگ تو تخریب چاہتے ہیں۔ وہ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریق استعمال کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہمارے عوام و خواص کا کردار بلند ہو۔ جیسا کہ ترقی یافتہ قوموں کا ہونا ضروری ہے۔ تو ان عناصر کی کبھی دال نہیں گل سکتی۔ اور نہ حکومت کو سخت اقدام لینے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلم لیگ جس نے ایک دفعہ ایک اعلیٰ اصول کو پیش نظر رکھ کر مسلمانوں کو ایک محاذ پر جمع کر کے وہ کامیابی حاصل کی تھی۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان معرض وجود میں آیا۔ آج خود ہی اپنے اس زریں اصول کی دھجیاں اڑا چکی ہے۔ اور تخریبی عناصر کی تخریبی خواہشات کو دانستہ یا نادانستہ طور پر ہوا دینے کا باعث بنی ہے۔ حالانکہ اس کو چاہیئے تھا۔ کہ پاکستان بننے کے بعد تخریبی عناصر کے مقابلہ میں اپنے "اصول اتحاد" کا خوب خوب پراپاگنڈا کرتی۔ یہاں تک کہ پاکستان کے ہر شہری ہر عامی کے دل میں ایک قوم - ایک ملک اور ایک آواز کا نعرہ کالنقش فی الحجر ہو جاتا۔ اور اس پر کوئی دوسرا نقش نہ جم سکتا۔ مگر ہو کیا رہا ہے۔ ایک شخص بڑھتا ہے۔ اور وزیر اعلیٰ کی اچکن پر ایک بلّہ لگا دیتا ہے۔ جو حکومت کے رویہ پر باغیانہ نکتہ چینی کے مترادف ہے۔ یہ جرأت کیوں ہوئی۔ اس لئے کہ مسلم لیگ کا کوئی اپنا پراپیگنڈا نہیں ہے۔ وہ محض اسی بات پر جینا چاہتی ہے۔ کہ اسکی حکومت ہے اسے دوسری کسی چیز کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ آج کل کے زمانہ میں کوئی پارٹی خواہ کتنی ہی حق پر کیوں نہ ہو۔ بغیر اپنے نظریات کے پراپیگنڈا کے کامیاب نہیں ہو سکتی۔ حق کو بھی پراپیگنڈا کی اسی طرح ضرورت ہے۔ جس طرح باطل کو ضرورت ہے۔ حق والوں کے مقابلہ میں باطل والے صرف پراپیگنڈا کے زور پر کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اگر حق کا بھی بالمقابل پراپیگنڈا ہو۔ تو باطل پنپ نہیں سکتا۔ مسلم لیگ کے پاس تمام فرقوں۔ تمام صوبوں کے مسلمانوں کے اتحاد کا اصول بہترین اصول تھا۔ اسی اصول سے اس نے پاکستان حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ اور اسی اصول سے وہ پاکستان کے استحکام کی مہم جاری رکھ سکتی تھی۔ مگر پاکستان حاصل کر کے اس پر غفلت اور نیند چھا گئی۔ اس نے اس اصول کو محض ایک مطلب براری کا اصول بنا دیا۔ حالانکہ یہ اصول ایسا تھا۔ کہ پاکستان بننے پر اس کا اسی ایمان اور اسی مضبوطی کے ساتھ پراپیگنڈا کیا جانا چاہیئے تھا جس طرح تقسیم سے پہلے کیا گیا تھا۔ یا جس طرح اشتراکی

. . . .

اور دوسری لادینی تحریکیں خواہ اسلام کے نام پر ہی کیوں نہ ہوں۔ اپنا پراپیگنڈا کر رہی ہیں۔ محترمہ فاطمہ جناح نے ہماری توجہ اسی طرف دلائی ہے۔ جب انہوں نے فرمایا ہے کہ

"میں ان لوگوں سے اپیل کرتی ہوں۔ جو غافل ہیں یا مایوس اور شبہات میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ کہ وہ پاکستان کی خاطر ہوشیار ہو جائیں۔"

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بھتیجی عزیزہ ہاجرہ بیگم بعارضہ بخار عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ کامل شفا عطا کرے۔ خاکسار مولوی عبد القادر ماہنی ہسپال ڈاکخانہ کوٹ میلا رام تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان۔

(۲) میرے بھائی بشیر احمد صابر اور میرا بھتیجا نسیم احمد تقریباً عرصہ پندرہ یوم سے علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خداوند کریم جلد از جلد شفا بخشے۔ خاکسار شاہد مسعود سٹھیالوی تحصیل صدر شیخوپورہ۔ (۳) میری اہلیہ سخت بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار حافظ مبین الحق شمس ڈرافٹسمین مارٹن روڈ کراچی ۵۔ (۴) میرے ابا جان مدت سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آج کل زیادہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری ہمشیرہ کا لڑکا محمد امجد سخت بیمار اور کمزور ہو چکا ہے۔ اس کے لئے بھی دعائے صحت فرماویں۔ عبد القدیر عاصم مغلپورہ لاہور۔ (۵) خاکسار عرصہ سے دینی و دنیاوی صدمات اور تفکرات کی بنا پر سخت پریشان ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپنی مدد فرمائے۔ خاکسار چوہدری اللہ رکھا۔

مکتوب عامہ

کوبالٹ بم

نوع انسانی کے لئے سب سے بڑا خطرہ

کیمبرج یونیورسٹی کے ماہر سائنس سر جارج تھامپسن نے اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ کوبالٹ بم دنیا کے لئے تباہی و بربادی کا باعث بن جائے گا۔ ان کے نزدیک کوبالٹ بم کی تیاری اور استعمال دنیا کے لئے خودکشی کے مترادف ہے، کوبالٹ بم کے ایک بار استعمال کے بعد حالات انسان کے اپنے بس میں نہیں رہیں گے۔ اور دنیا تباہی و بربادی کے ایسے ہولناک مناظر دیکھے گی جو انسانی حواس کو گم کر دینے کے لئے کافی ہوں گے۔ کوبالٹ بم کے ہلاکت خیز اثرات ایک دم ختم نہیں ہو جائیں گے۔ بلکہ کئی سال اس فضا میں موجود رہیں گے۔ اور کائنات کو تباہ کرتے رہیں گے۔

سر جارج کے نزدیک ہائیڈروجن بم کسی طرح بھی کوبالٹ بم سے زیادہ خطرناک نہیں ہے۔ کیونکہ ایک ہائیڈروجن بم کے استعمال میں جس قدر طاقت خرچ ہوتی ہے وہ ماپی جا سکتی ہے۔ اور اس کا بآسانی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن کوبالٹ بم کی ہلاکت آفرینی اندازہ سے باہر ہے۔ ہائیڈروجن بم دراصل ایٹم بم کی ترقی یافتہ صورت ہے صرف اتنا فرق ہے کہ ہائیڈروجن بم میں ایک اور ہلاکت خیز مادہ "لیتھیم" کا اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ سویٹ روس میں ہائیڈروجن بم کے جو تجربات ہوئے ہیں۔ ان میں لیتھیم کے اثرات بھی پائے گئے ہیں۔ ہائیڈروجن بم پھٹنے کے بعد جو "نیوٹرونز" پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ہر مادی شے میں گزر کر اسے تباہ کر دیتے ہیں۔ ہائیڈروجن بم سے جو ریڈیائی لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ان لہروں کی میعاد زیادہ ہو۔ اور یہ زیادہ دیر تک دنیا میں موجود رہیں، تو ہو سکتا ہے۔ کہ یہ زیادہ نقصان نہ پہنچائیں، لیکن اگر یہ تھوڑی دیر تک قائم رہنے والی ہوں۔ تو یہ اپنے زیر اثر علاقہ کو مکمل طور پر تباہ کر دیں گی۔

کوبالٹ بم کی ایجاد خودکشی کے مترادف ہے۔ اس وقت تک جن بموں کے تجربات کئے گئے ہیں۔ وہ زیادہ خطرناک نہیں ہیں ان کا استعمال پوری دنیا کو تباہ و برباد نہیں کر سکتا۔ لیکن کوبالٹ بم کہیں زیادہ خطرناک ہوگا۔ اور یہ پوری دنیا کو صفحہ ہستی سے مٹا دے گا۔ امریکہ روس اور دنیا کے دوسرے بڑے ممالک میں اسلحہ کی جو دوڑ شروع ہے اسے دیکھتے ہوئے یہ اندازہ کوئی زیادہ مشکل معلوم نہیں ہوتا۔ کہ عنقریب یہ ممالک کوبالٹ بم تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے پھر تاریخ اپنے آپ کو دہرائے گی۔ اور یہ ممالک ایک دوسرے کو اس طرح تباہ کر دینے کے لئے کوشاں ہوں گے۔ جس طرح چنگیز اور ہلاکو نے انسانیت کو نیست و نابود کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہلاکو اور چنگیز نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اگر انہیں اس بات کا احساس ہوتا کہ وہ اپنے دشمنوں کو نہیں بلکہ انسانیت کو ختم کر رہے ہیں تو وہ شاید اپنے ناپاک عزائم سے باز رہتے۔ لیکن بیسویں صدی کی ترقی یافتہ دنیا جس تیزی کے ساتھ اپنے آپ کو تباہ کرنے کے لئے کوشاں ہے۔ اس کی مثال دنیائی تاریخ میں نہیں ملتی۔

بعض ممالک کا یہ دعوےٰ بالکل غلط ہے اور بے ایمانی کا مظہر ہے۔ کہ ہائیڈروجن بم اس لئے ایجاد کیا گیا ہے کہ تیسری جنگ عظیم میں اسے دشمنوں کی اسلحہ تیار کرنے والی فیکٹریوں اور کارخانوں پر گرا کر انہیں فوراً تباہ و برباد کر دیا جائے۔ تاکہ جنگ جلد ختم ہو جائے۔ اور دنیا کی غاصب طاقتوں کی حربی طاقت کی تباہی کے بعد دنیا میں امن قائم ہو جائے۔ ان فیکٹریوں کو تباہ کرنے کے لئے ایک معمولی سا ایٹم بم کافی ہے۔ پھر ہائیڈروجن اور کوبالٹ بم کی تیاری کرنے کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟ ایک معمولی اور تجرباتی ایٹم بم نے ہیروشیما ایسے عظیم الشان شہر کو نیست و نابود کر دیا تھا، پھر چھوٹی چھوٹی اسلحہ تیار کرنے والی فیکٹریوں کو تباہ کرنے کے لئے زیادہ طاقت ور اور ہلاکت آفرین بموں کی ضرورت پر کیوں زور دیا جا رہا ہے؟ دراصل ان بموں کی زد میں فیکٹریاں، کارخانے یا محاذ جنگ پر دشمن کی چوکیاں نہیں آئیں گی۔ بلکہ وہ بڑے شہر اور جزیرے آئیں گے جنہیں ایٹم بم سے تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ لندن کی مثال لیجئے یہ دنیا کا بہت بڑا شہر ہے اور اسے تباہ کرنے کے لئے کئی ایٹم بم چاہئیں۔ لیکن جس ہائیڈروجن بم کے تجربات پچھلے دنوں کئے گئے ہیں اگر اسے لندن پر گرایا جائے تو ایک بم اسے تباہ کرنے کے لئے کافی ہے ہائیڈروجن ہیروشیما پر گرائے جانے والے ایٹم بم سے ایک ہزار گنا زیادہ تباہ کن ہے اور یہ بم ہیروشیما سے ایک سو گنے رقبہ والے شہر کو تباہ کر سکتا ہے۔ ہائیڈروجن بم کو گرانا بھی مشکل ہے لیکن سائنسدان اس مشکل کو بھی جلد آسان کر لیں گے

پچھلی دو عظیم جنگوں کی تباہ کاریوں سے پتہ چلتا ہے کہ ان جنگوں میں مختلف ہتھیاروں سے انسان کو اتنا نقصان نہیں پہنچا جس قدر وہاں کی معاشی اور اقتصادی ابتری سے پہنچا ہے۔ برطانیہ جنگ عظیم تو جیت گیا۔ لیکن اقتصادی طور پر تباہ ہو گیا۔ یہی حال جرمنی کا ہوا۔ بموں سے اس کے شہروں کی اینٹ سے اینٹ بج گئی، لاکھوں نوجوان جنگ میں کام آئے۔ لیکن جنگ کے بعد کے اثرات زیادہ مہلک ثابت ہوئے۔ جنگ کو ختم ہوئے کئی برس ہو گئے ہیں مگر جرمنی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکا۔ ان جنگوں کے مقابلہ میں تیسری جنگ عظیم، کوبالٹ بموں اور ہائیڈروجن بموں کی جنگ ہوگی۔ متحارب ممالک ایک دوسرے کو تباہ کر دینگے اور جب جنگ ختم ہوگی تو فاتح ممالک یہ دیکھیں گے کہ انہوں نے دشمن کو جس قدر نقصان پہنچایا ہے۔ جنگ جیتنے کے لئے اس سے بہت کم نقصان پہنچانے کی ضرورت تھی۔ ہائیڈروجن بموں کے تجربات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیسری جنگ عظیم دشمن کو

احباب جماعت سے قربانی کا مطالبہ تحریک خاص

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی قربانی کا معیار بڑھائیں"

از مکرم جناب ناظر صاحب بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا ٭ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

احباب جماعت کو نمائندگان مجلس مشاورت اور الفضل مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۴ء سے معلوم ہو چکا کہ جماعت جن ہنگامی حالات میں سے گذر رہی ہے اسکے پیش نظر تحریک خاص کی تحریک کی گئی ہے تا ان اخراجات کو پورا کیا جا سکے جن کا تقاضا موجودہ حالات کرتے ہیں۔ یہ تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود نمائندگان مجلس مشاورت کے سامنے فرمائی۔ جس کی نمائندگان نے بالاتفاق تائید کی۔ اس کے بعد جو فیصلہ حضور نے فرمایا۔ وہ ۲۲ اپریل ۱۹۵۴ء کے اخبار الفضل میں ان الفاظ میں شائع ہو چکا ہے کہ:۔

"آئندہ سال کے لئے ہر موصی اپنے چندہ میں دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصی ایک پیسہ فی روپیہ ایزادی کرے یہ زیادتی لازمی ہو۔ اختیاری نہ ہو تین سال گزرنے کے بعد اس پر پھر غور کیا جائے اور اگر ضرورت محسوس ہو تو ایک یا دو سال کے لئے اس کو مزید جاری رکھا جائے۔"

جماعت احمدیہ کی ذمہ واری بہت بڑی ہے۔ کیونکہ اس نے یہ بیڑا اٹھایا ہے کہ وہ اسلام کا جھنڈا بلند کرے۔ اور تمام دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لے آئے۔ اور تبلیغ اسلام کا عظیم الشان کام بخیر و خوبی ہو رہا ہے۔

جس قدر زیادہ بوجھل کام ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ زور لگایا جاتا ہے۔ پس ہمارا کام بھی کوئی معمولی کام نہیں بلکہ نہایت اہم اور عظیم الشان ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اس کے لئے ہم اپنا پورا زور لگا دیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس رنگ میں قربانیاں کیں۔ یہ انہی کا نتیجہ تھا کہ ایک طرف عرش سے خدا تعالیٰ نے خوش ہو کر انہیں رضی اللہ عنہم کا خطاب دیا۔ اور دوسری طرف چند ہی سالوں میں وہ ساری دنیا پر چھا گئے انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا۔ وہ مقدس امانت جو ان کے سپرد کی گئی تھی۔ اس کی حفاظت کی اہمیت کو وہ خوب سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے قربانی کا مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے بے نظیر نمونہ دکھایا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سارا مال لے آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدھا مال لے آئے اسی طرح دوسرے صحابہ نے اپنے مالوں کو پیش کر دیا۔ جن کی وجہ سے صحابہ رضی اللہ عنہم آندھی کی طرح اٹھے۔ اور بگولے کی طرح چھا گئے۔ پس جب تک کوئی قوم اپنی قربانیوں کو اس مقام تک نہیں پہونچاتی۔ جو مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اس وقت تک وہ مقصد کو حاصل نہیں کر سکتی۔ ہمارا مقصد بہت بڑا ہے اور اس کے مقابل پر ہماری قربانیاں بہت ہی کم ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں تا ہم جلد سے جلد مقصد کو حاصل کر سکیں۔

ہم میں سے موصی صاحبان عموماً ایک روپیہ میں سے ۱/۲ ۱ آنہ دے رہے ہیں۔ موجودہ مطالبہ کی صورت میں ۱/۲ ۱ آنہ کی بجائے دو آنے دینے ہونگے۔ اور یہ اس مقصد اور ذمہ داری کے پیش نظر جس کے اٹھانے کا اقرار ہم نے کیا ہے۔ کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں تو اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ کہ جب بھی خلیفۂ وقت مزید قربانی کے لئے پکاریں۔ اس وقت ہم لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں اور اپنے اموال کو اسلام کی عظمت اور شان ظاہر کرنے کے لئے نچھاور کر دیں۔ تا اسلام کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

نوٹ:۔ چندہ عام دینے والے احباب اپنا چندہ عام الگ دیں گے۔ اور ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے تحریک خاص الگ۔ اسی طرح موصی احباب اپنا چندہ وصیت الگ ادا کریں گے۔ اور دو پیسہ فی روپیہ کے حساب سے تحریک خاص الگ۔ مثلاً ایک شخص کی آمد ماہوار مبلغ ۵۰/- روپے ہے اسکی تقسیم اس طرح ہوگی۔ چندہ عام -/۲/۳ ۔ تحریک خاص ۱۲ در - اور اگر موصی ہے۔ تو اس کا حصہ وصیت بحساب ۱/۱۰ ۵/- روپے اور تحریک خاص ۹/ ۱/ ۱ ہوگا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

تاریخ اسلام

حق و باطل کا ایک معرکہ

(از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی)

اسلام نے ایسے کفر و ضلالت کے دور میں نعرۂ توحید بلند کیا۔ جبکہ دنیا والے لات و منات اور دیگر معبودانِ باطلہ کے آگے سجدہ ریز ہو چکے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے ماحیٔ شرک و بدعت حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پُرظلمت زمانہ میں اسی لئے مبعوث فرمایا۔ تا آپ کے ذریعہ ابنائے آدم جادۂ مستقیم کی طرف کھینچے چلے آئیں۔ اور شیطانی قیود سے آزاد ہو کر روحانی زندگی کا سانس لیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس آمد کیا تھی؟ گویا صورِ اسرافیل تھا۔ جس سے دنیا میں ایک حشر برپا ہو گیا۔ شیطان الرجیم نے سمجھا۔ کہ اگر ازمنۂ ماضیہ سے کہیں زیادہ زور و طاقت کے ساتھ ندائے آسمانی کو نہ روکا گیا۔ تو میری ہمیشہ ہمیش کے لئے موت لازمی امر ہے۔ بامرِ دیگر اس نے یہ خیال کیا۔ کہ میرا خاموش رہنا توحید خداوندی کے مستحکم قیام کا باعث ہو گا۔

اسی خیال کا دل میں جاگزیں ہونا تھا۔ کہ شیطان اپنے لاؤ لشکر سمیت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس مشن کی بیخ کنی کے لئے میدانِ عمل میں نکل پڑا۔ اسلام کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا۔ بحر و بر کی طاغوتی طاقتیں باطل پرستی کا علم تھامے متکبرانہ انداز میں مختلف قسم کے نعرے لگاتے ہوئے اسلام کے مقابل نبرد آزما ہوئیں۔ کفارِ مکہ اپنی اکثریت پہ نازاں اور اپنے ظاہری ساز و سامان پر فرحاں تھے۔ اور وہ اپنے زعم میں یہ سمجھے بیٹھے تھے۔ کہ توحید کے علمبردار حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھلا بساط ہی کیا ہے۔ کہ ہمارا مقابلہ کر سکیں!

دوسری جانب خدا تعالےٰ کے برگزیدہ رسول سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائی وعدوں اور بشارتوں کے باعث اسلام کی فتح اور عظیم الشان غلبہ پر کامل یقین اور ایمان رکھتے تھے۔ اور وہ ڈنکے کی چوٹ اپنے دشمنوں کو سنا رہے تھے۔ کہ تمہارا یہ اکثریت کا دعویٰ اور ساز و سامان بالآخر دینِ حق کے مقابل خاک میں مل کر رہیں گے۔ اور رحمان و شیطان کی اس عالمگیر روحانی جنگ میں فتح و کامرانی کا سہرا انجامکار اللہ والوں کے ہی سر رہے گا۔

توحید خداوندی کے علمبردار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے باطل شکن الفاظ صنادیدِ مکہ کی بغض و عداوت کی آگ کو بھڑکانے کا اور بھی موجب ہوئے۔ جس پر کفر کی چیرہ دستیاں شروع ہو گئیں۔ اور پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ پر ایمان لانے والے مسلمانوں کے خلاف خطرناک منصوبے اور سکیمیں بروئے کار لائی جانے لگیں۔ بجائے دلائل و براہین کے ساتھ مقابلہ کرنے کے کفارِ مکہ نے چند گنتی کے مسلمانوں اور ان کے مقدس آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرزمین مکہ سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ خدا تعالیٰ کا پاک رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مقدس وطن مکہ مکرمہ سے بمعہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہجرت تو کر رہا تھا۔ لیکن اسے اور اس کے جاں نثاروں کو ان آسمانی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر کامل یقین اور ایمان تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے قریب کے زمانہ میں اسلام کی فتح اور عظیم الشان غلبہ کی نسبت نازل فرمائی تھیں۔

چنانچہ علیم و خبیر اور صادق القول خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ

(۱) فکفروا بہ فسوف یعلمون۔ ولقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین۔ انہم لہم المنصورون۔ وان جندنا لہم الغالبون۔ فتول عنہم حتیٰ حین (پ ۲۳ ع ۹)

یعنی (اے رسول) تیرے دشمنوں کو عنقریب پتہ چل جائے گا۔ کہ ہمارا وعدہ اپنے رسولوں کے متعلق پہلے سے ہی ہو چکا ہے۔ کہ وہی کامیاب و کامران ہوں گے۔ اور ہماری برگزیدہ جماعت ہی مظفر و منصور ہو گی۔ پس (اے رسول) کچھ عرصہ کے لئے تو ان سے منہ پھیر لے۔

(۲) بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق۔ (پ ۱۷ ع ۲)

یعنی ہم حق کو باطل پر پھینکیں گے۔ اور باطل کو حق توڑ کر رکھ دے گا۔ (نتیجہ یہ ہو گا) کہ باطل نیست و نابود ہو جائیگا۔

(۳) مکہ کے متکبر اور فرعونی دماغ رکھنے والے کفار مسلمانوں کی اقلیت اور بے کسی کی حالت دیکھ کر نہایت غرور و تکبر سے یہ دریافت کرتے ہیں۔

ای الفریقین خیر مقاماً و احسن ندیا (پ ۱۶ ع ۸) یعنی دونوں جماعتوں میں سے کس فریق کی حیثیت اور مقام اچھا ہے۔ اور کن لوگوں کی جماعت اور مجلس بہتر ہے۔

اس کے جواب میں اپنے رسول کی معرفت خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وکم اھلکنا قبلہم من قرن ھم احسن اثاثاً و رئیا (ایضاً)

یعنی (کفارِ مکہ اپنی اکثریت پر نازاں نہ ہوں) ان سے قبل کئی ایک ایسی جماعتیں گذر چکی ہیں۔ جن کا ساز و سامان اور جن کی ظاہری شان و شوکت ان سے کہیں زیادہ تھی۔ (جب ان لوگوں نے ہمارے برگزیدہ رسولوں کی مخالفت و تکذیب کی۔ تو) ہم نے ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ (یہی حال کفارِ مکہ کا ہو گا۔

پھر ارشاد ہوتا ہے۔ فسیعلمون من ھو شر مکاناً و اضعف جنداً (ایضاً)

یعنی (کفارِ مکہ کو) عنقریب معلوم ہو جائیگا۔ کہ (حق پرستوں اور باطل پرستوں) دونوں فریقوں میں سے کس کی حالت بُری ہے۔ اور کونسا فریق کمزور ہے۔

(۴) ام یقولون نحن جمیع منتصر سیھزم الجمع و یولون الدبر (پ ۲۷ ع ۱۰)

یعنی کیا وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ہی جتھا غالب ہے۔ ضرور بالضرور وہ شکست دیا جائیگا۔ اور وہ اپنی پیٹھیں پھیر دیں گے۔

(۵) ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (پ ۱۷ ع ۷) یعنی یقیناً لکھ دیا تھا ہم نے زبور میں بعد نصیحت کے کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے۔

یہ اور اس قسم کی باقی پیشگوئیاں ایسے وقت ہی کی گئیں۔ جبکہ مسلمان کفارِ مکہ کے مقابل آٹے میں نمک کی بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ اور اہلِ قریش کی طرف سے اللہ والوں پر وہ وہ مظالم توڑے جا رہے تھے۔ کہ جنہیں دیکھ کر آسمان و زمین پر بھی کپکپی طاری ہو جاتی تھی۔

ایسے خطرناک اور پُر مصائب دور میں خدا تعالےٰ اپنے برگزیدہ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے ماننے والوں کو یہ ایمان افروز مژدہ سنا رہا ہے۔ کہ تم ہی غالب و منصور ہو گے۔ اور تمہارے یہ دشمن خائب و خاسر ہو کر رہیں گے۔

ہجرت کے بعد جتنا عرصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما رہے۔ اس عرصہ قیام میں بھی مسلمانوں پر انتہائی مصائب و تکالیف وارد رہیں۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ قریش مسلمانوں کے استیصال کی سکیمیں سوچتے رہے۔ قریش تو قریش عرب کے دیگر بہت سے قبائل نے بھی مسلمانوں کو ہر قسم کی ایذائیں پہنچانی شروع کر دیں۔ مخالفت کی یہ آگ صرف عرب کی دیواروں تک ہی محدود نہ رہی۔ بلکہ ایرانی اور رومی لوگوں نے بھی دینِ حق کے خلاف زبردست مہم شروع کر دی۔

ایسے خطرناک اور نازک دور میں خدا تعالیٰ اپنے مقدس رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مزید کامیابی اور فتح کی بشارت دے کر مسلمانوں کے عزائم اور حوصلوں کو بلند کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے مدینہ منورہ میں جو سورتیں نازل فرمائیں۔ ان میں بھی مسلمانوں کی کامیابی اور فتح کی پیشگوئیاں دیتے ہوئے فرمایا۔

(۱) کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ (مجادلہ ع ۳)

یعنی خدا تعالےٰ نے لکھ رکھا ہے۔ کہ میں اور میرے برگزیدہ رسول ہی یقینی طور پر غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ تعالےٰ بڑا طاقتور اور غالب ہے۔

(۲) اولٰئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔ (مجادلہ ع ۳) یعنی یہی لوگ (رسول کے ماننے والے) خدا تعالیٰ کی جماعت ہیں۔ آگاہ رہو۔ یقیناً اللہ تعالےٰ کی برگزیدہ جماعت ہی کامیاب و کامران ہو گی۔

(۳) قل للذین کفروا ستغلبون۔ (آل عمران ع ۲) یعنی (اے رسول) اپنے منکروں کو کہہ دے کہ تم ہی مغلوب ہو گے۔

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں کی گئی پیشگوئیوں کا ظہور کس عظیم الشان رنگ میں ہوا؟ یہ ایک تفصیل طلب مضمون ہے۔ جس کی یہاں گنجائش نہیں۔ القصہ یہ کہ مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے درمیان زبردست جنگیں ہوئیں۔ مسلمان بلحاظ تعداد قلیل اور بلحاظ ساز و سامان کفارِ مکہ کے بالمقابل کسی گنتی میں نہ تھے۔ ہاں توحید پرستوں کی پشت و پناہ خدا تعالیٰ کی قادر و توانا ہستی تھی۔ جس کے مقابل بڑے بڑے سرکشوں اور متکبروں کی پیش نہ جا سکی۔

(باقی)

دعائے مغفرت

(۱) محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب بٹالوی حال لاہور مورخہ 6/51 5 کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور نہایت خوش خلق اور مہمان نواز تھیں۔ نعش صندوق میں لاہور سے ربوہ لا کر دفن کی گئی۔ احباب بلندیٔ درجات کی دعا فرمائیں۔

خاکسار قاضی عبد الرحمٰن پرسنل اسسٹنٹ ناظر اعلیٰ ربوہ۔

(۲) میرے والد چوہدری علم الدین صاحب ساکن محلہ دار الرحمت قادیان (بابا ریڑھی والا) بروز بدھ مورخہ 6/51 2 کو بوقت ½12 بجے دن فوت ہو گئے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

حوالدار احمد الدین سٹیشن ورکشاپ ای۔ ایم۔ ای جہلم۔

یہ تحریک صوبائی حکومت کے ایماء پر چلائی جارہی ہے اگر حکومت چاہے تو اُسے فوراً ختم کیا جاسکتا ہے

جو اخبارات اس میں حصّہ لے رہے ہیں وہ حکومت کی ہدایت کے برعکس چلنے کی ہمّت ہی نہیں رکھتے (حمید نظامی)

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ

(گزشتہ سے پیوستہ)

"احسان"

۱۲ جولائی کے "احسان" میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کی مجلس عمل کی طرف سے ایک اپیل شائع کی گئی۔ جس میں عوام کو تلقین کی گئی۔ کہ احمدیوں کی طرف سے اشتعال کے باوجود پُرامن رہیں۔ اس میں مساجد کے اماموں سے بھی درخواست کی گئی کہ وہ اگلے جمعہ میں لوگوں کو لاقانونیت سے باز رہنے کی تلقین کریں۔ اپیل میں یہ ذکر بھی کیا گیا کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے اور چوہدری ظفر اللہ خان کو برطرف کرنے سے متعلق مطالبات آئینی مطالبات ہیں۔ اور ان پر قانون کے اندر رہ کر زور دینا چاہیئے۔

۴ اگست کے شمارے میں یکم اگست کو جمعے کے بعد مختلف مساجد میں پاس ہونے والی قراردادوں کو شائع کیا گیا۔ جس میں آل پارٹیز کنونشن کے موقف کی حمایت کرنے کے علاوہ اس عزم کا اظہار بھی کیا گیا۔ کہ تحریک کو پُرامن رکھا جائیگا اور کے علاوہ مطالبات کو تسلیم کرنے پر بھی زور دیا گیا۔ مساجد میں جو تقریریں ہوئیں۔ ان میں پنجاب مسلم لیگ کی اس قرارداد کو بھی سراہا گیا جس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ قرارداد کے اس حصے پر بے اطمینانی کا اظہار کیا گیا۔ جس میں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ اس مضمون میں یہ چونکا دینے والی خبر بھی شائع کی گئی۔ کہ ایک خط موصول ہوا ہے جس میں مولانا ابو الحسنات۔ مولانا مودودی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا احمد علی اور مولانا مسلم کو قتل کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔

۲۸ اگست ۱۹۵۲ء کے شمارے میں "قادیانی نبوت" پر سید نیئر حسین بخاری ایم۔ اے بی۔ ٹی پروفیسر اسلامیہ کالج کا ایک مضمون چھاپا گیا جس میں احمدیوں کے عقیدے پر نکتہ چینی کرنے کے علاوہ یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ آئندہ شمارے میں اس موضوع پر ایک اور مضمون شائع کیا جائے گا۔

۱۰ اگست کے شمارے میں احمدیہ جماعت اور چوہدری ظفر اللہ خان کی مذمت میں ایک اداریہ لکھا گیا۔ جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ قادیانی پاکستان کے لئے اصل خطرہ ہیں۔ اور کہ وہ مسلمان قوم کے افراد نہیں ہیں اس میں یہ خبر بھی تھی۔ کہ خواجہ ناظم الدین نے ۱۴ اگست کو یوم پاکستان کے موقع پر تقریر کے دوران میں احمدیوں کے خلاف مطالبات کو قبول کر لینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور کہ عوام اس تاریخی اعلان کا بہت بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔

وزیر اعظم کی تقریر پر تبصرہ

۱۸ اگست کے شمارے میں یوم پاکستان پر وزیر اعظم کی تقریر پر تبصرہ کیا گیا۔ اور اس پر مایوسی کا اظہار کیا گیا۔ کہ انہوں نے اپنی تقریر میں مسئلہ "مرزائیت" کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ جو اندرون پاکستان کے لئے اصل خطرہ بن چکے ہیں۔ اس میں مرکزی حکومت کے اس اعلامیہ کو بھی سراہا گیا جس میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ مرکزی یا صوبائی وزیر اپنے ماتحتوں میں مذہبی تبلیغ نہیں کرے گا اور لاقانونیت جلوسوں اور ان عام جلسوں کی مذمت کی گئی۔ جو کہ احمدیوں کے خلاف منعقد کئے جاتے تھے۔ اس میں تجویز پیش کی گئی تھی کہ اس مسئلے کو آئینی طریقے سے دستور ساز اسمبلی کے سامنے رکھا جائے۔ اس کے علاوہ اسے ایک قرارداد کی صورت میں آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کے سامنے رکھا جائے۔ جس کا اجلاس ڈھاکہ میں ہونے والا تھا۔

۳۱ جنوری ۱۹۵۳ء کے شمارے میں ایک کتاب "قادیانی فتنہ" پر تبصرہ چھاپا گیا۔ یہ کتاب عتیق الرحمن چشتی نے لکھی تھی۔ اس کتاب کے تبصرہ میں یہ الزام لگایا گیا۔ کہ مرزائیت کی ادارہ طلیعہ نے پرورش کی ہے۔ اور کہ یہ اسلام میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔ اور کہ اس کتاب میں مرتد فرقے کے جھوٹے نظریات کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اور اس میں اس فرقے کے جھوٹے نبی کے کردار کی توہین آمیز تصویر پیش کی گئی ہے۔ اس طرح ۵ فروری کے شمارے میں پروفیسر الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" پر ایک کالم کا تبصرہ چھاپا گیا۔ جو درحقیقت قادیانی نظریئے پر ... تبصرہ تھا۔

مغربی پاکستان

۳ اگست ۱۹۵۲ء کے شمارے میں اس اخبار نے حکومت پاکستان کی خارجہ پالیسی پر نکتہ چینی کی۔ اور کہا۔ کہ یہ چوہدری ظفر اللہ خان کی خارجہ پالیسی ہے۔ اور الزام لگایا۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان کشمیر کے جھگڑے میں ناکام رہے ہیں۔ اس اخبار نے "سنگ و خشت" کے کالم میں چوہدری ظفر اللہ خان کو توہین آمیز لہجے میں کہا تھا کہ وہ لاہور میں اپنی آئندہ آمد پر پولیس کی حفاظت طلب کرنے کی بجائے حضرت صاحب کو (امام جماعت احمدیہ) ہیں۔ کہ وہ ان کی حفاظت کے لئے دعا کریں۔ ۱۰ اگست کے شمارے میں دوبارہ چوہدری ظفر اللہ خان کے استعفیٰ پر طنزیہ ریمارک پاس کئے گئے جس میں کہا گیا تھا کہ انہوں نے غالباً پیغمبرزادہ کے مشورے سے استعفیٰ دیا ہے (امام جماعت احمدیہ کی جانب طنزیہ اشارہ) کیونکہ انہوں نے اپنے وزیر ہونے کے دوران میں جو کچھ کیا۔ وہ احمدیہ فرقے کے سربراہ کے مشورے سے کیا۔ اس شمارے میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کا ایک بیان شائع ہوا۔ جس میں یہ دعوے کیا گیا تھا۔ کہ کنونشن کی کوششیں پھل لا رہی ہیں۔ اور اس میں اپیل کی گئی تھی۔ کہ تبلیغ کا کانفرنسوں کی ————— صورت میں وسیع پروپیگنڈا کر کے اور چندہ اور چندہ اکٹھا کر کے ان کی مدد کی جائے۔ اس شمارے میں ایک خبر بھی شائع ہوئی جس میں یہ اعلان کیا گیا کہ مجلس عمل کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام منعقد ہوگا۔ اس میں مقررین کے نام بھی دیئے گئے اور لوگوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ اس جلسے میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں آئیں۔

۱۵ اگست ۱۹۵۲ء کے شمارے میں مولانا شبیر احمد عثمانی کی یہ رائے شائع کی گئی۔ کہ مرزا غلام احمد نبی کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے مرتد ہیں۔ ۱۸ اگست کے شمارے میں حکومت پاکستان کے ۱۴ اگست کے اعلامیہ پر تبصرہ کیا گیا۔ اور کہا گیا۔ کہ حکومت نے احمدیوں سے متعلق مسلمانوں کے مطالبے کو غلط سمجھا ہے۔ اس میں کہا گیا۔ کہ مسلمانوں کو چوہدری ظفر اللہ خان کی ان کوششوں سے کوئی ڈر نہیں۔ کہ وہ اپنے ماتحتوں کو قادیانی مذہب میں تبدیل کر دیں گے۔ لیکن ان کی برطرفی کا مطالبہ اس چیز پر مبنی ہے۔ (۱) کہ وہ مرزائی ہیں (۲) وہ مکمل طور پر خلیفہ قادیان کے ہاتھ میں ہیں (۳) وہ پاکستان کے وفادار نہیں ہو سکتے اور (۴) ان کا مسلمانوں سے کوئی رابطہ نہیں۔

یکم ستمبر کے شمارے میں مسٹر دولتانہ کی ۳۰ اگست کو حضوری باغ والی تقریر درج تھی جس میں انہوں نے دوسرے مسائل کے علاوہ ختم نبوت کے نظریئے پر بھی تقریر کی تھی۔ جس میں انہوں نے اس نظریئے کے متعلق اپنے عقیدے کے علاوہ کہا تھا۔ کہ جو شخص نبی اکرمؐ کو آخری نبی نہیں مانتا۔ اسے مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔

۱۴ ستمبر کے شمارے میں ایک نظم شائع کی گئی جس میں شاعر نے مسلمانوں کو تلقین کی تھی کہ وہ کفر اور دشمن کے خلاف ایک متحدہ محاذ قائم کریں۔ تاکہ ختم نبوت کے لئے لڑا جا سکے۔

۱۹ ستمبر کے شمارے میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ مجلس عمل کے بعض ارکان کا انٹرویو شائع کیا گیا تھا۔ جس میں مولانا ابو الحسنات کی قیادت میں ایک تحریری یادداشت پیش کی گئی جس میں ربوہ کی زمین فروخت کرنے۔ احمدیوں کی الاٹمنٹ میں تفریق مذہب تبدیل کرنے کی سرگرمیوں اور کے اشتعال انگیز لٹریچر اور ان کی طرف سے ان کی اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کی شکایت کی گئی تھی۔ جن کو اسلام میں بعض مخصوص مقدس ہستیوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

مسٹر دولتانہ نے دعویٰ کیا تھا کہ جولائی کے تیسرے ہفتے کے لگ بھگ "آفاق"۔ "احسان"۔ اور "مغربی پاکستان" جن میں سے ہر ایک نے حکومت سے کافی تعداد میں روپیہ لیا تھا نے احمدیوں کے خلاف تحریک کو سرے سے شائع ہی نہیں کیا لیکن جو کچھ اب ہم لکھتے ہیں۔ اس سے بالکل واضح ہو جائے گا۔ کہ ان میں سے ہر اخبار نے سارے عرصے میں اس موضوع پر لکھا ہے۔ جب پاکستان کے وزیر نشریات و اطلاعات ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی جولائی ۱۹۵۲ء کے دورے پر لاہور آئے ہوئے تھے۔ تو ان سے شکایت کی گئی کہ حکومت پنجاب خود تحریک کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اور مسٹر حمید نظامی ایڈیٹر "نوائے وقت" نے کھلے بندوں میر نور احمد ڈائرکٹر تعلقات عامہ پنجاب پر یہ الزام لگایا کہ وہ اس سازش میں شریک ہیں۔

حمید نظامی کا بیان

مسٹر نظامی کے بیان کے مطابق ڈاکٹر قریشی جولائی یا اگست ۱۹۵۲ء کے دوران میں لاہور آئے۔ اور انہوں نے لاہور کے کچھ اخبارات کے مدیروں کو نجی طور پر چائے پر بلایا۔ جس میں میر نور احمد سمیت چند سرکاری افسر اور لاہور کے تمام اہم روزناموں کے ایڈیٹر موجود تھے اس وقت میں احمدیوں کے خلاف تحریک پر بھی

تبادلہ خیالات کیا گیا اور ڈاکٹر قریشی نے کہا کہ اخباروں میں چودھری ظفراللہ خاں کے خلاف جو تحریک چلائی جارہی ہے وہ ملکی مفاد کے منافی اور خطرناک نتائج کی حامل ہوسکتی ہے۔ پارٹی میں بیٹھے ہوئے مہمانوں نے بھی اس پر اظہار خیال کیا۔ مگر مسٹر نظامی خاموش رہے۔ ڈاکٹر قریشی کے استفسار پر مسٹر نظامی نے کہا کہ اس سلسلے میں ان کا کچھ کہنا بے معنی ہے کیونکہ یہ تحریک حکومت سے اعانت پانے والے اخبارات چلا رہے ہیں۔

ڈاکٹر قریشی کے قول کے مطابق مسٹر نظامی نے اپنی بات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پوری تحریک صوبائی حکومت کے ایما پر چلائی جارہی ہے۔ اور اگر حکومت چاہے۔ تو یہ فوراً ختم کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ جو اخبار اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ حکومت کی ہدایات کے برعکس چلنے کی ہمت نہیں رکھتے۔

ڈاکٹر قریشی نے کہا کہ وہ پیشتر ازیں اس قسم کی آوازیں سن چکے ہیں مگر انہیں ابھی تک پکا ثبوت مہیا نہیں کیا گیا۔ اس مرحلے پر مسٹر نظامی نے میر نور احمد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ میر نور احمد اس تحریک کے سلسلے میں سب سے بڑے مجرم ہیں۔ کیونکہ وہی اس تحریک کے سلسلے میں تمام مضامین لکھوا رہے ہیں۔

ڈاکٹر قریشی نے مسٹر نظامی سے اس الزام کا ثبوت مہیا کیا۔ مسٹر نظامی نے کہا کہ اگر میر نور احمد نے اس الزام کی تردید کی۔ تو وہ ثبوت مہیا کردیں گے۔ میر نور احمد نے یہ سب کچھ سنا مگر خاموش رہے۔

ڈاکٹر قریشی کے پوچھنے پر مسٹر نظامی نے کہا کہ وہ وزیراعظم پاکستان کے سامنے اس الزام کا اعادہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ایک ماہ کے بعد مسٹر نظامی کراچی گئے۔ وہاں انہوں نے وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کی۔ وزیراعظم کے کہنے پر انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ جب وہ اگلی مرتبہ کراچی آئیں گے۔ تو ان سے تمام مضامین کی ایک فہرست بنا لائیں گے جو میر نور احمد کی طرف سے لکھوا کر شائع کرائے گئے۔

تقریباً ایک ماہ بعد مسٹر نظامی اپنے ساتھ ان مضامین کی ایک فائل بنا کر کراچی لے گئے جن کے متعلق ان کا خیال تھا کہ میر نور احمد کی طرف سے شائع کرائے گئے۔ یہ فائل انہوں نے وزیراعظم پاکستان کے ملاحظے کے لئے مسٹر مشتاق احمد گورمانی کے حوالے کردی

کچھ عرصے بعد جب سیکرٹری محکمہ داخلہ نے مسٹر نظامی کو طلب کیا تو انہوں نے وہاں بھی میر نور احمد پر اس الزام کا اعادہ کیا۔

دو ایک دن بعد انہوں نے خان قربان علی خان کے سامنے بھی اسی امر کا اظہار کرتے ہوئے۔ انہیں بتایا۔ اور انہیں متنبہ کیا کہ اگر صورت حال یہی جاری رہی۔ تو صوبہ تباہ ہوجائے گا۔

مسٹر نظامی نے میر نور احمد کے خلاف اسی شکایت کا اعادہ اخبارات کے ایڈیٹروں کے اس اجلاس میں بھی کیا۔ جو ہوم سیکرٹری کی طرف سے ۲۷ یا ۲۸ فروری کو بلایا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی شکایت گورنر کے گوش گزار بھی کردی

ستمبر ۱۹۵۲ء میں مسٹر نظامی نے اس سلسلے میں مسٹر دولتانہ سے گفت و شنید کی۔ مسٹر دولتانہ نے کہا کہ میر نور احمد نے حکومت کو مصیبت میں مبتلا کردیا ہے۔ اور وہ عنقریب ہی میر نور احمد کو علیحدہ کرنے والے ہیں۔ مسٹر نظامی نے کہا۔ یہ سب جھوٹ تھا۔ اور مسٹر نظامی کو یقین تھا کہ دولتانہ ایسا نہیں کریں گے۔ کیونکہ جو کچھ میر نور احمد کررہے تھے۔ وہ خود دولتانہ کے اشارے پر ہو رہا تھا۔ مسٹر نظامی کی شہادت ڈاکٹر قریشی کی شہادت کے عین مطابق ہے۔ ڈاکٹر قریشی کا کہنا ہے کہ وہ جولائی کے آخر میں دستور یہ کے ارکان کے اعتمادناموں کی چھان بین کرنے والی کمیٹی کے سلسلے میں انتخابی عذرداریوں کی سماعت کے لئے لاہور آئے تھے۔

ڈاکٹر قریشی نے کہا ہے کہ وزیر اطلاعات و نشریات کی حیثیت سے وہ اخبارات کے ایڈیٹروں کو ذاتی اور غیر سرکاری حیثیت سے ملنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اور ویسے بھی متعدد اشخاص ان سے اکثر ملنے آیا کرتے تھے ایک ملاقاتی نے انہیں بتایا تھا کہ محکمہ تعلقات عامہ احمدیوں کے خلاف تحریک کو ہوا دینے کے لئے اخبارات کو مضامین مہیا کرتا رہا ہے۔ اس ملاقاتی نے مختلف اخباروں کے دفاتر سے محکمہ تعلقات عامہ کے ایک افسر مسٹر چشتی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ایک مضمون کی نقل بھی مہیا کرنے کی حامی بھری۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں اخبارات کو مضامین مہیا کرتی رہی ہے۔

مسٹر قریشی دل میں اس اطلاع کی حقیقت کے قائل ہوچکے تھے۔ لیکن انہوں نے سوچا کہ اطلاع دینے والے کو اخبارات کے دفتر سے ریکارڈ چوری کرنے کے لئے استعمال کرنا ان کے وقار کے منافی ہوگا

نور احمد سے ملاقات

اس کے کچھ عرصہ بعد میر نور احمد ڈاکٹر قریشی سے ملنے آئے۔ ڈاکٹر قریشی نے اس موقعہ پر انہیں بتایا کہ پنجاب کا محکمہ اسلامیات جو میر نور احمد کے ماتحت تھا۔ اخبارات کو احمدیوں کے خلاف تحریک کی حمایت میں مضامین مہیا کرتا رہا ہے اور "آفاق" جو عملی طور پر محکمہ تعلقات عامہ کے ماتحت تھا اپنے کالموں میں بار بار یہ مطالبہ کرتا رہا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ میر نور احمد نے اس سوال سے بچنے کی کوشش کی مگر ڈاکٹر قریشی کے اصرار پر انہیں تسلیم کرنا پڑا کہ انہوں نے اس تحریک کو بعض پہلوؤں کی طرف موڑنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر قریشی نے میر نور احمد کو بتایا۔ کہ ان کی کوششیں رخ موڑنے کی بجائے تحریک کو ہوا دینے کے مترادف تھیں۔ (باقی کل)

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے زیر اہتمام کل پاکستان

انعامی تحریری مقابلہ

248

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے جلسہ سالانہ کے ارشاد کے پیش نظر کہ جماعت کے احباب اپنے اندر علمی تحقیق کی عادت ڈالیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور نے ایک کل پاکستان تحریری مقابلہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے موضوع "مصلح موعود" کی پیشگوئی کا یہ حصہ ہوگا۔ "وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی"۔ مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ملحوظ رکھنا ضروری ہوگا۔

(۱) یہ مقابلہ صرف خدام تک ہی محدود ہوگا (۲) مضمون زیادہ سے زیادہ ۲۵ صفحات فل سکیپ پر مشتمل ہو۔ اور صاف اور خوشخط لکھا ہو (۳) تمام مضامین ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء تک نیچے دیئے ہوئے پتہ پر پہنچ جائیں۔ (۴) جج حضرات کا فیصلہ آخری ہوگا۔ نتیجہ کا اعلان ۳۰ اگست تک الفضل لاہور۔ المصلح کراچی۔ خالد ربوہ اور فرقان احمد نگر میں اشاعت کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ انعامات اول دوم سوم آنے والے کو سالانہ اجتماع ۱۹۵۳ء کے موقع پر دیئے جائیں گے۔ معیاری مضامین کو سلسلہ کے اخبارات میں شائع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ (خاکسار ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور)

بزم حسن بیان لاہور کا اجلاس

مورخہ ۱۵ جون۔ بروز منگل بزم حسن بیان کا اجلاس زیر صدارت محمد اشرف صاحب ناصر بعد نماز مغرب فضل عمر لائبریری جودھامل بلڈنگ میں ہوگا۔ موضوع "پکنک کے متعلق میرے تاثرات" ہوگا۔ جس پر تمام ممبران تقاریر کریں گے۔ جملہ ممبران سے وقت مقررہ پر تشریف لانے کی التماس ہے۔

خاکسار:۔ جنرل سیکرٹری بزم حسن بیان لاہور

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کرسکتے۔ وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کرسکتے ہیں۔ جو کارڈ آنے پر مفت روانہ کیا جاتا ہے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

وزیر اعلیٰ پنجاب کی طرف سے مشرقی بنگال کے امدادی فنڈ میں

فیاضانہ عطیات دینے کی اپیل

لاہور ۷ جون :- پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے اہل پنجاب سے حالیہ فسادات مشرقی بنگال میں شکار ہونے والے لوگوں کی امداد کے لئے گورنر جنرل کے فنڈ میں فیاضانہ عطیات دینے کی اپیل کی ہے۔ ملک صاحب نے کہا ہے کہ اہل پنجاب اس نیک مقصد اور اپیل سے بخوبی واقف ہیں۔ میں مخلصانہ امید رکھتا ہوں۔ کہ چونکہ مصیبت سخت ہے۔ اس لئے فیاضانہ عطیات دیئے جائیں۔

کمیونسٹوں کا قلع قمع کرنے کیلئے انتہائی سخت کاروائی کیجائیگی

مشرقی بنگال کے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا کا اعلان

ڈھاکہ ۷ جون :- مشرقی بنگال کے گورنر میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا ہے۔ کہ صوبہ کے نظم و نسق کی نئے سرے سے تنظیم کی جائے گی۔ اور صنعتی علاقوں میں ضرورت حفاظتی انتظامات کئے جا رہے ہیں میجر جنرل سکندر مرزا نے اس بات پر زور دیا۔ کہ کمیونسٹوں کو تباہ کرنے کے لئے انتہائی زبردست کاروائی کی جائے گی

صوبائی گورنر نے بتایا۔ کہ صوبہ میں مکمل امن و سکون ہے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا کہ صوبہ میں غلہ خریدنے اور مختلف مقامات پر ذخیرہ کرنے کے لئے مرکزی حکومت نے میری درخواست پر پانچ کروڑ روپیہ دینا منظور کیا ہے۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ حزور اک تجارت اور مالیات کے ماہرین کلے ہفتہ کراچی سے ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں۔ جو ان شعبوں میں صوبہ کی عام ترقی کا پروگرام طے کریں گے۔ یہ ماہرین جون کے وسط تک اپنی رپورٹیں پیش کر دیں گے۔ اور انہیں منظور کرنے کے فوراً بعد ان پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔

گورنر مشرقی بنگال نے بتایا کہ صوبہ کے نظم و نسق کی نئے سرے سے تنظیم کی جائے گی۔ اس سلسلہ میں مختلف مقامات پر نئے مجسٹریٹ مقرر کئے جائیں گے۔ چنانچہ ایک مجسٹریٹ کا تقرر عمل میں آچکا ہے آپ نے کہا کہ صنعتی علاقوں کو غیر محفوظ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔ اور ان میں گڑبڑ روکنے کے لئے بہت سخت انتظام کیا جا رہا ہے۔

گورنر سکندر مرزا نے اعلان کیا۔ کہ صوبہ میں حالات پُرسکون ہیں۔ لیکن اگر کسی ضلع میں گڑبڑ ہوئی تو مجھے وہاں مارشل لاء نافذ کرنے میں تامل نہیں کروں گا۔ صوبہ میں کافی فوج موجود ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ مشرقی پاکستان میں پولیس کی تعداد چالیس ہزار ہے۔

گورنر نے بتایا۔ کہ انہوں نے عوام کو خوراک کپڑا اور دوسری ضروریات زندگی مہیا کرنے کے انتظامات کر لیے ہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ ہم مزدوروں کی بہتری و بہبودی کی ایجنسیں قائم کریں گے۔ اور ان کے لئے کوارٹرز تعمیر کریں گے۔ صوبائی نظم و نسق کو غیر وفادار عناصر سے پاک کر دیا جائیگا۔

دو ضلعے آفت زدہ علاقے قرار دیئے گئے

لاہور ۷ جون :- حکومت پنجاب نے ضلع مظفر گڑھ اور ضلع ڈیرہ غازیخان کو آفت زدہ علاقے قرار دیا ہے۔ مسٹر اختر حسین فنانشل کمشنر کو ریلیف کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔

ملکوال میں دفعہ ۱۴۴

لاہور ۷ جون :- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری ملکوال میں میونسپل انتخابات کے عرصہ کے لئے یعنی ۹ جون سے ۱۱ جون تک کے لئے ایک حکم جاری کیا ہے۔

یہ اس امر کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ کہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں عملہ رائے شماری کے راستے میں روکاوٹ پیدا نہ کی جا سکے۔

وزیر صحت پنجاب کا دورہ

لاہور ۷ جون :- وزیر صحت پنجاب جناب مسعود صادق راولپنڈی۔ گجرات اور سیالکوٹ کے اضلاع کے دس روزہ دورے پر ۱۰ جون بروز جمعرات تشریف لے جا رہے ہیں۔

امید ہے۔ کہ وزیر صاحب موصوف ۲۰ جون کو لاہور تشریف لے آئیں گے۔

دونوں پنجابوں کے پولیس افسروں کے اجلاس

لاہور ۷ جون :- دونوں پنجابوں کے پولیس افسروں کے تین اجلاس مئی ۱۹۵۴ء میں منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس میں قصور سب ڈویژن پاک، اور ضلع فیروز پور (بھارت) کے پولیس افسر شریک ہوئے۔ جن میں مویشیوں کی چوری کے واقعات زیر بحث آئے۔

حکومت پنجاب نے تینتیس ہزار من گندم فراہم کرلی!

لاہور ۷ جون :- حکومت پنجاب نے فراہمی گندم کی اجارہ داری کی سکیم کے تحت تینتیس ہزار من گندم فراہم کر لی ہے۔ حکومت نے اس سال تین لاکھ پچاس ہزار من گندم فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ رمضان المبارک کے بعد منڈیوں میں تیزی سے گندم آنی شروع ہو گئی ہے۔ اور آج کل ۵ ہزار من روزانہ کے حساب سے گندم منڈیوں سے فراہم کی جا رہی ہے۔

افغانستان کو دس ہزار ٹن گیہوں دینے کا فیصلہ

کراچی ۷ جون :- حکومت پاکستان نے افغانستان کو دس ہزار ٹن گیہوں دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس امر کا انکشاف آج وزیر خوراک و صنعت خان عبد القیوم خان نے کیا۔ آپ نے کہا۔ پاکستان چاہتا ہے۔ کہ افغانستان کے ساتھ تجارتی اور اقتصادی تعلقات بڑھائے جائیں۔ پاکستان نے گیہوں دینے کے فیصلہ کے علاوہ افغانستان کو دس ہزار ٹن سیمنٹ اور پانچ ہزار ٹن چینی بھی مہیا کی ہے۔ یہ چیزیں حکومت افغانستان کی درخواست پر مہیا کی گئی ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ خود پاکستان میں بھی سیمنٹ اور چینی کی قلت ہے۔ لیکن حکومت پاکستان نے خیر سگالی کا مظاہرہ کے طور پر افغانستان کو یہ چیزیں فروخت کرنا منظور کر لیں

معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر بشیر احمد شیخ کی زیر قیادت پاکستانی تاجروں کا ایک وفد عنقریب افغانستان جا رہا ہے۔ تاکہ دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ تجارتی اور اقتصادی روابط استوار کئے جا سکیں۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے کراچی میں افغان نیشنل بینک کی تعمیر کے لئے زمین ٹھیکہ پر بھی دینا منظور کر لیا ہے۔

لاہور ۷ جون :- گورنر پنجاب میاں امین الدین آج صبح کراچی روانہ ہو گئے لاہور چھاؤنی ریلوے سٹیشن پر وزیر تعلیم چوہدری علی اکبر، وزیر صحت سید علمدار حسین شاہ گیلانی اور ڈپٹی کمشنر لاہور نے انہیں الوداع کہی۔

امریکہ نے کوریا میں انتخابات کے متعلق

روسی تجویز مسترد کردی

جنیوا ۶ جون :- روسی وزیر خارجہ مسٹر مالوٹوف نے کوریا کو متحد کرنے کی جو دوسری تجویز پیش کی تھی امریکہ نے اسے بھی مسترد کر دیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ نے یہ تجویز کل کوریا کے متعلق جنیوا کانفرنس میں پیش کی۔

جنیوا کانفرنس میں امریکی نمائندے مسٹر سمتھ نے روسی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اس تجویز کا مقصد کمیونسٹوں کی طرف سے بالادست حکومت قائم کرنے کی کوشش ہے۔ اگر یہ تجویز منظور کر لی جائے۔ تو تمام کوریا میں کمیونسٹوں کو اقتدار حاصل ہو جائے گا۔ اور وہ کوریا کو متحد کرنے کے لئے آزادانہ انتخابات کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیں گے۔ مسٹر سمتھ نے کمیونسٹوں سے کہا ہے کہ اگر وہ اس تعطل کو دور کرنے کو تیار نہیں تو امریکہ بات چیت ختم کر دے گا۔

مسلمانوں کی متروکہ جائداد کا نیلام

نئی دہلی ۷ جون :- ہندوستان نے غیر نفع بخش جائداد کو عام نیلام کے ذریعے فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلمانوں کی ایسی چھوڑی ہوئی عمارتیں جن کی مرمت پر ضرورت سے زیادہ خرچ آتا ہو نیلام کر دی جائیں گی۔

سری نگر میں جو بحالیات کانفرنس ہو رہی ہے۔ اس نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی متروکہ املاک کی فروخت کا فوراً انتظام کیا جائے۔

مشرقی پاکستان میں مزید گرفتاریاں

ڈھاکہ ۶ جون :- ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ صوبہ میں صورت حال پُرسکون ہے اب تک ۱۲۱ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں متحدہ محاذ پارٹی کا آج ڈھاکہ میں جو جلسہ ہونے والا تھا وہ منعقد نہیں ہو سکا۔ کیونکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے جلسوں پر پابندی لگا رکھی ہے۔

لاہور ۷ جون :- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ منٹگمری نے کوآپریٹو ایل سوسائٹی عارف والا کے ملازمین کی کوآپریٹو عارف والا کے منتظمین کے خلاف ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت بڑی جانب سے حکم جاری کیا ہے یہ حکم اس وقت تک نافذ رہے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہانہ اجلاس

مورخہ ۹ جون ۱۹۵۴ء کو بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا ماہوار اجلاس منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ تقریر فرمائیں گے۔ امید ہے۔ کہ انشاء اللہ اس اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرمائیں گے۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اجلاس میں شمولیت فرمائیں

مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵